Digitized by Khilafat Library Rabwah

31

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۳۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
بروز ہفتہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | یکم رجب ۱۳۹۲ھ، ۱۲ ظہور ۱۳۵۱ ہش، ۱۲ اگست ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۸۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ — ۱۱ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارہ میں ۸ ماہ ظہور کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ:-

نزلہ اور ضعف کی تکلیف سے ابھی مکمل طور پر آرام نہیں آیا۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

ربوہ — ۱۱ ماہ ظہور۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ان دنوں لاہور میں تشریف فرما ہیں۔ وہاں پر آپ نے ایک دانت نکلوایا ہے جس کی وجہ سے خون آنے کے علاوہ چکروں کی تکلیف بھی ہو گئی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ افریقہ لمبے عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار چلے آتے ہیں جس کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپکو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

مکرم خواجہ غلام نبی صاحب گلکار ایک عرصہ سے علیل ہیں۔ ماضی قریب میں ان کی طبیعت کچھ سنبھل گئی تھی مگر ان دنوں پھر صاحب فراش ہیں اور ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے مکرم خواجہ صاحب کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(محمد منظور صادق ایم اے راولپنڈی)

اشاعتِ قرآن مجید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا اہم ارشاد

مجلس مشاورت کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اس بات کا انتظام کریں کہ ہر تحصیل میں دو ہزار روپیہ جمع کیا جائے اور یہ رقم سرمایہ کے طور پر ہو۔ اور اس سے قرآن مجید کی اشاعت کا کام تحصیل وار ہو۔ مہربانی فرما کر امراء صاحبان حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کو جلد از جلد عملی جامہ پہنائیں۔ اور دفتر ادارہ اشاعت وطباعت قرآن عظیم کو اپنی مساعی سے مطلع کریں۔
(مینیجنگ گورنر ادارہ طباعت واشاعت قرآن عظیم)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کیلئے ایک مجدد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے

آپؐ نے تمام دنیا کو تاریکی میں پایا۔ اور پھر آپؐ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔

"اسلام سے کچھ دن پہلے تمام مذاہب بگڑ چکے تھے اور روحانیت کو کھو چکے تھے۔ پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لئے ایک مجدد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔ اس فخر میں ہمارے نبی صلعم کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں کہ آپؐ نے تمام دنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپؐ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔ جس قوم میں آپؐ ظاہر ہوئے آپ فوت نہ ہوئے جب تک کہ اس تمام قوم نے شرک کا چولہ اُتار کر توحید کا جامہ نہ پہن لیا۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ وہ لوگ اعلیٰ مراتب ایمان کو پہنچ گئے۔ اور وہ کام صدق اور وفا اور یقین کے اُن سے ظاہر ہوئے کہ جس کی نظیر دنیا کے کسی حصہ میں پائی نہیں جاتی۔ یہ کامیابی اور اس قدر کامیابی کسی نبی کو بجز آنحضرت صلعم کے نصیب نہیں ہوئی۔ یہی ایک بڑی دلیل آنحضرتؐ کی نبوت پر ہے کہ آپؐ ایک ایسے زمانہ میں مبعوث اور تشریف فرما ہوئے جبکہ زمانہ نہایت درجہ کی ظلمت میں پڑا ہوا تھا اور طبعاً ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا۔ اور پھر آپؐ نے ایسے وقت میں دنیا سے انتقال فرمایا جبکہ لاکھوں انسان شرک اور بت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہ راست اختیار کر چکے تھے اور درحقیقت یہ کامل اصلاح آپؐ ہی سے مخصوص تھی کہ آپؐ نے ایک قوم وحشی سیرت اور بہائم خصلت کو انسانی عادات سکھلائے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ بہائم کو انسان بنایا اور پھر انسانوں سے تعلیم یافتہ انسان بنایا اور پھر تعلیم یافتہ انسانوں سے باخدا انسان بنایا۔ اور روحانیت کی کیفیت اُن میں پھونک دی اور سچے خدا کے ساتھ اُن کا تعلق پیدا کر دیا۔ وہ خدا کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے اور چیونٹیوں کی طرح پیروں میں کچلے گئے۔ مگر ایمان کو ہاتھ سے نہ دیا۔ بلکہ ہر ایک مصیبت میں آگے قدم بڑھایا۔ پس بلاشبہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے۔ بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے اور تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں اور کوئی شاخ فطرت انسانی کی بے بار و بر نہ رہی۔"
(لیکچر اسلام صفحہ ۴ و ۵)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ ٭ قائم مقام ایڈیٹر: شیخ خورشید احمد

روزنامہ ربوہ
الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری اہم ترین ذمہ داری

احمدیت کو اللہ تعالیٰ نے اِس زمانہ میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے قائم کیا ہے۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مسیح موعود اور مہدی معہود کی بعثت کی یہی غرض قرار دی تھی کہ وہ حقیقی ایمان کو پھر دنیا میں قائم کریگا۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں:۔

"اسلام پر ذلّت کا وقت آچکا ہے مگر اب خدا نے چاہا ہے کہ اس کی نصرت کرے چنانچہ اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اسلام کو براہین اور حجج ساطعہ کے ساتھ تمام ملتوں اور مذہبوں پر غالب کر کے دکھاؤں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۹۲)

بلاشبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کو براہین اور حجج ساطعہ کے ساتھ تمام ملتوں اور مذہبوں پر غالب کر کے دکھایا۔ حضور نے جو محکم دلائل اور ناقابلِ تردید براہین اس ضمن میں پیش فرمائے دُنیا کا اور کوئی مذہب انکا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ لیکن عملی میدان میں اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے کے لئے ایک اور چیز کی بھی ضرورت ہے اور وہ ہے اسلام کے عملی نمونہ کو اپنی زندگیوں میں قائم کرنا! اس عملی نمونہ کو قائم کئے بغیر ہرگز دنیا میں اسلام غالب نہیں آسکتا۔ جب ہمارے مبلغین اور مبشرینِ اسلام یورپ کے مفکرین کے سامنے اسلام کی حقانیت کو پیش کرتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ اسلام ہی دُنیا میں وہ واحد مذہب ہے جو ہر زمانہ اور ہر ضرورت کے مطابق ہمیں کامل ترین ہدایات سے نوازتا ہے اور ہر شعبۂ زندگی میں ہماری پوری پوری راہ نمائی کرتا ہے تو انکے قلوب اسے بڑی حد تک تسلیم کرلیتے ہیں اور ان میں سے بہت سے لوگ تو برملا اس کا اعتراف بھی کرتے ہیں مگر ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اسلام کی حسین اور کامل ترین تعلیم کا کوئی عملی نمونہ بھی اس زمانہ میں ہمارے سامنے پیش کیا جائے تاکہ ہمیں یہ علم ہوسکے کہ اسلام جو کچھ پیش کرتا ہے وہ محض ایک تخیل یا تھیوری تک ہی محدود نہیں بلکہ اس زمانہ میں اس پر عمل بھی کیا جاسکتا ہے۔

اسلام کی سربلندی اور اس کی نشأۃ ثانیہ کی خاطر اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے جسے پورا کئے بغیر ہم ہرگز اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ قرآنِ کریم نے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہمیں اُسوۂ نبوی ؐ کی پیروی کرنے کی نصیحت کی ہے اور فرمایا ہے کہ:۔

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" (احزاب)

یعنی اے مسلمانو! عملی رنگ میں اسلام پر کاربند ہونے کیلئے یہ ضروری ہے کہ تم اس رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کرو جسکی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ہمیں اس طرف توجہ دلائی اور بڑی دردمندی کے ساتھ فرمایا:۔

"میں تم سے یہ نہیں چاہتا کہ صرف زبان سے ہی اقرار کرو اور عمل سے کچھ نہ دکھاؤ۔ یہ نکمّی حالت ہے خدا تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا اور دنیا کی اس حالت نے ہی تقاضا کیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھ کر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتا بلکہ زبانی اقرار کو ہی کافی سمجھتا ہے تو وہ گویا اپنے عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے۔ ... میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض و مقاصد کو پورا کرو اور وہ یہی ہیں کہ خدا تعالےٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اِس طرح عمل کرو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کرکے دکھایا اور صحابہؓ نے کیا۔ قرآن شریف کے صحیح منشاء کو معلوم کرو اور پھر اس پر عمل کرو۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۷۱)

اس وقت ہم جس دور اور زمانہ میں سے گذر رہے ہیں اس میں بالخصوص اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ ہم اور ہماری اولادیں حضور علیہ السلام کے مندرجہ بالا ارشاد کو ہر لحظہ پیش نظر رکھیں اور اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ ہماری زندگیاں کس حد تک خدا کے احکام اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اسوۂ حسنہ کے مطابق گذر رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی بار بار ہمیں اس طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ اور اس ضمن میں بالخصوص جماعت کی نوجوان نسل کو اپنے فرائض کو تندہی سے ادا کرنے کی نصیحت فرما رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں اپنے ایک خطبہ جمعہ میں پھر اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا ہے:۔

"یُوں تو اس کی سب پر ذمہ داری ہے لیکن نوجوان نسل پر سب سے زیادہ ذمہ داری ہے۔ اس لئے کہ زیادہ شدّت کے ساتھ یہ سوال انہی سے پُوچھا جائے گا کہ ... ہم میں اور تم میں کیا فرق ہے۔ اسلام سے ہم نے جو حاصل نہیں کیا وہ تم نے حاصل کیا ہے تو کیا کیا۔ اِس واسطے اسلامی تعلیم کا نمونہ بننے کے لئے تمہیں تیار رہنا چاہیئے۔ اگر تم واقعی احمدیت کو سچّا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نہایت ہی بابرکت مہم سمجھتے ہو .... تو پھر تمہیں اسلام کو غالب کرنے کے لئے اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگین کرکے لوگوں کے لئے ایک نمونہ بننا پڑے گا۔ .... ابھی اتنی مشکل نہیں ہے کیونکہ سوال کرنے والے اتنے نہیں اور اچھا نمونہ دکھانے والے بہت ہیں۔ مگر (ہماری جماعت کی) نوجوان نسل پر بڑی کثرت سے یہ سوال کئے جائیں گے۔ جتنی کثرت سے یہ سوال ہونگے اتنی شدّت سے انہیں ان کا جواب دینے کے اہل بننا چاہیئے۔ ... اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں نباہنے کی توفیق عطا فرمائے۔" آمین

(الفضل ۲۸ رجولائی ۱۹۷۲ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد اِس قابل ہے کہ ہر احمدی اور بالخصوص ہر احمدی نوجوان اِسے ہمیشہ اپنے سامنے رکھے اور اس امر کا جائزہ لیتا رہے کہ کس حد تک اس کی زندگی کے شب و روز اسلام کے عملی نمونہ اور رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کے مطابق گذر رہے ہیں۔

قابلِ توجہ احمدی حجّاج

امسال جو احمدی احباب حج بیت اللہ سے مشرف ہونے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ درخواست کی منظوری کی صورت میں وہ نظارت ہذا کو اپنے نام اور پتہ سے اطلاع فرماویں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت احمدیہ اور ہماری ذمہ داریاں

(مکرم جناب بشیر الدین کمال صاحب ۔ بہاولپور)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۲۸ جنوری ۱۹۶۰ء کو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت کے تمام افراد کو کھڑا کر کے ان سے یہ عہد لیا کہ

"ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔"

(الفضل ۱۴ فروری ۱۹۶۰ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا جماعت پر یہ انتہائی عظیم احسان ہے کہ آپ نے جہاں دیگر کارہائے نمایاں اسلام کی مضبوطی کے لئے انجام دیئے وہاں آپ نے خلافت کے استحکام کے لئے بھرپور جدوجہد کی اور آپ نے اپنے متعدد خطبات اور تقاریر میں خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور اس طرح آپ نے ہم پر بھی عظیم ذمہ داری ڈالی کہ ہم اپنے اعمال اور افعال خلافت کے مناسب حال بنائیں اور وہ تمام ذرائع جو خلافت کے استحکام کے لئے ممد ثابت ہو سکتے ہیں بروئے کار لاتے رہیں۔ تاکہ ہم اور ہماری آئندہ نسلیں بھی خدا تعالیٰ کے فضلوں کی دائمی طور پر وارث ہوتی رہیں۔

خلافت کی برکات اور اس کی اہمیت سے تو ہم میں سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کیونکہ ہم ہر قدم پر اور ہر لحظہ ان برکات کا مشاہدہ کر رہے ہیں جو خلافت سے وابستہ ہیں۔ پس جس طرح ہم خلافت کی برکات سے انکار نہیں کر سکتے۔ اسی طرح ہم اس امر سے بھی چشم پوشی نہیں کر سکتے کہ ہم اس کے استحکام کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو پیدا کر کے ان کی ہر لحاظ سے بہتری کے لئے سامان بھی پیدا کر دئیے۔ خواہ وہ روح سے تعلق رکھتے ہوں یا جسم سے۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے۔ جیسے ایک حکمران اپنی رعایا کی فلاح و بہبود کے لئے ہر وقت کوشاں رہتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی رعایا خوش حال اور فارغ البال رہے۔ اس کا اپنی رعایا کے ساتھ پختہ تعلق رہے اور اس کی رعایا کا اس کے ساتھ اور پھر وہ تعلق قائم رکھنے کے لئے اپنے حاکم بھی مقرر کر دیتا ہے۔ جن کی وساطت سے وہ تعلق قائم رہتا ہے۔ یا قائم رہ سکتا ہے اور بعض دفعہ وہ بغیر وساطت کے بھی تعلق رکھتا ہے۔ لیکن وہ بھی صرف اس طرح کہ اس کے احکام پر عمل کیا جائے اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے تعلق قائم رکھنے کے لئے اور بندوں کا اپنے سے تعلق قائم رکھنے کے لئے اپنے انبیاء کو مبعوث فرماتا ہے جو اس سے تعلق جوڑنے اور قائم رکھنے کی راہیں بتاتے ہیں اور جو ان راہوں کو اختیار کرے گا۔ وہی اس سے تعلق قائم کر سکے گا۔

انبیاء کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ خلفاء کو مقرر فرماتا ہے اور اس طرح ان کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ ہماری ہر قدم پر راہنمائی فرماتا ہے اور وہ ہم سے یہ توقع رکھتا ہے کہ ہم اس کے احکام پورے اخلاص سے بجا لاتے رہیں۔ تاکہ ہم اس کی رضا کے حقدار ٹھہریں۔

خدا کا نبی تو بیج بونے کے لئے آتا ہے اور پھر اپنی طبعی عمر پوری کر کے اسے خدا کے حضور حاضر ہونا ہی ہوتا ہے اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے وہ اس بیج کی آبیاری کے لئے اس کو بڑھانے پھیلانے اور پھل دار بنانے کے لئے خلافت کو قائم کرتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَا كَانَتْ نُبُوَّةٌ قَطُّ
اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ۔

یعنی ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے اور میرے بعد بھی خلافت ہوگی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے خلافت کو اعمال صالحہ سے مشروط کر دیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ
فِي الْاَرْضِ كَمَا
اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ۔

یعنی اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے جو ایمان لائیں اور پھر مناسب حال عمل کریں، وعدہ کرتا ہے کہ ان میں سے زمین میں ضرور خلیفہ بنائے گا۔ جس طرح وہ پہلے لوگوں میں سے خلیفہ بناتا رہا۔

یعنی یہ وعدہ امت سے اس وقت تک کے لئے ہے جب تک کہ امت مومن اور اعمال صالحہ کرنے والی ہو۔ جب وہ مومن اور اعمال صالحہ کرنے والی نہیں رہے گی تو اللہ تعالیٰ اس وعدہ کو واپس لے لے گا۔ گویا نبوت اور خلافت میں یہ عظیم الشان فرق ہے کہ نبوت تو اس وقت آتی ہے جب دنیا خرابی اور فساد سے بھر جاتی ہے لیکن خلافت اس وقت آتی ہے جب قوم میں اکثریت مومنوں اور عمل صالح کرنے والوں کی ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"نبوت تو ایمان اور عمل صالح کے مٹ جانے پر آتی ہے اور خلافت اس وقت آتی ہے۔ جب قریباً تمام لوگ ایمان اور عمل صالح پر قائم ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ خلافت اسی وقت شروع ہوتی ہے جب نبوت ختم ہوتی ہے کیونکہ نبوت کے ذریعہ ایمان اور عمل صالح قائم ہو چکا ہوتا ہے اور چونکہ اکثریت ابھی ان لوگوں کی ہوتی ہے جو ایمان اور عمل صالح پر قائم ہوتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ انہیں خلافت کی نعمت دے دیتا ہے۔"

(خلافت راشدہ صفحہ ۱۶)

خدا کے نبی کی زندگی کے بعد اس کی قومی زندگی کا ظہور ہوتا ہے۔ جس کی بنیاد خلافت سے پڑتی ہے۔ ... ... اور اس طرح خدا تعالیٰ اپنی نعمت سے نواز کر اپنے اور بندوں کے درمیان واسطہ قائم کر دیتا ہے اور قدم قدم پر خلیفہ کے ذریعہ مختلف امور پر ان کی راہنمائی فرماتا رہتا ہے۔ خواہ وہ دین سے متعلق ہوں یا معاشیات، سیاسیات اور حقوق وغیرہ سے متعلق ہوں۔ آج اگر دنیا میں امن قائم نہیں ہو رہا۔ اگر انسانی عزت قائم نہیں ہو رہی اور آج اگر حقوق دبائے جا رہے ہیں تو اس لئے کہ دنیا نے اس نظام سے دوری اختیار کی جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر فرمایا اور اس کی قدر نہ کی۔

آج چودہ سو سال کے بعد خدا تعالیٰ نے ہم کو خلافت کی نعمت سے پھر نوازا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کی قدر کریں اور اس کے قیام کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کرتے چلے جائیں۔ گزشتہ زمانہ میں جو واقعات رونما ہو چکے ہیں ان سے سبق حاصل کریں جو کوتاہیاں اور غلطیاں پہلے لوگوں سے سرزد ہوئیں ان سے بچنے کی کوشش کریں تا ہم بھی خدا کے غضب کا شکار نہ ہو جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی
جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے
ہیں کہ:۔

"اے مومنوں کی جماعت! اور اے عمل صالح کرنے والو! میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ خلافت خدا تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو۔ جب تک تم لوگوں کی اکثریت ایمان اور عمل صالح پر قائم رہے گی۔ خدا اس نعمت کو نازل کرتا چلا جائے گا لیکن اگر تمہاری اکثریت ایمان اور عمل صالح سے محروم ہو گئی تو پھر یہ امر اس کی مرضی پر موقوف ہے کہ وہ چاہے تو اس انعام کو جاری رکھے اور چاہے تو بند کر دے۔ پس خلیفہ کے بگڑنے کا کوئی سوال نہیں۔ خلافت اس وقت چھینی جائے گی جب تم بگڑ جاؤ گے۔ پس اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی ناشکری مت کرو اور خدا تعالیٰ کے الہامات کو تحقیر کی نگاہ سے مت دیکھو بلکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے فرمایا ہے تم دعاؤں میں لگے رہو تا قدرت ثانیہ کا پے در پے تم میں ظہور ہوتا رہے۔ تم ان ناکاموں، نامرادوں اور بے علموں کی طرح مت بنو جنہوں نے خلافت کو رد کر دیا۔ بلکہ تم ہر وقت اُن دعاؤں میں لگے رہو کہ خدا قدرت ثانیہ کے مظاہر تم میں ہمیشہ کھڑے کرتا رہے تا کہ اس کا دین مضبوط بنیادوں پر قائم ہو جائے اور شیطان اس میں رخنہ اندازی کرنے سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہو جائے

. . . . . .

پس ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں مشغول رہو اور اس امر کو اچھی طرح یاد رکھو کہ جب تک تم میں خلافت رہے گی دنیا کی کوئی قوم تم پر غالب نہیں آ سکے گی۔ اور ہر میدان میں تم مظفر و منصور رہو گے۔ کیونکہ یہ خدا کا وعدہ ہے جو اس نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض مگر اس بات کو بھی یاد رکھو کہ من کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفسقون۔ خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم ابد الآباد تک اس کی برگزیدہ جماعت رہو
(خلافت راشدہ صفحہ ۲۶۔۲۷)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عظیم نعمت کی قدر کرنے کی توفیق دے اور اپنے فضل سے ایسے اعمال کروائے جو اس نعمت کے دائمی رکھنے کے موجب ہوں۔ آمین۔

اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!
سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ

حضرت خلیفة المسیح الثانی فضل عمر رضی فرماتے ہیں:۔

"اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو ہاں تم کو ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو۔ ایک دفعہ پھر اپنے قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں۔ تا کہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادت توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آ جائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔

اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تخت آج مسیح نے چھینا ہوا ہے تم نے مسیح سے چھین کر پھر وہ تخت محمد رسول اللہ کو دینا ہے اور محمد رسول اللہ نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔ پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے۔ میری آواز نہیں ہے میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو خدا تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ۔ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔"

(تقریر بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء) (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

چشمۂ معرفت

تصنیف لطیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بر صغیر کی اسلام دشمن تحریک "آریہ سماج" نے ۱۹۰۷ء میں لاہور میں ایک مذہبی جلسہ کے انعقاد کا انتظام کیا۔ منتظمین جلسہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے متبعین کو خاص طور پر دعوت دی کہ وہ اس جلسہ میں شریک ہوں اور اسلام کی برتری اور صداقت کے متعلق حاضرین جلسہ کو اپنے خیالات سے آگاہ کریں۔ آریوں نے یہ وعدہ کیا کہ وہ اپنے جلسہ میں کسی مذہب کے خلاف دلآزار رویہ اختیار نہیں کریں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس موقعہ کی مناسبت سے ایک مضمون تحریر فرمایا۔ جس میں اسلام کی حقانیت اور دیگر مذاہب پر برتری ثابت فرمائی تھی۔ جب جلسہ منعقد ہوا۔ تو آریوں نے وعدہ خلافی کرتے ہوئے حسب عادت اپنی تقاریر میں اسلام پر انتہائی رکیک حملے کئے، قرآن کریم کو نشانہ تضحیک بنایا اور سید المعصومین حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پر بے بنیاد اور ناپاک الزامات لگا کر مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کیا...

چشمۂ معرفت میں ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اصل مضمون درج ہے۔ نیز حضور نے آریوں کی طرف سے پیش کئے جانے والے اعتراضات اور بہتانات کا جو مدلل جواب تحریر فرمایا ہے وہ بھی چشمۂ معرفت میں شامل ہے۔ حضور نے وید اور قرآن کریم کی تعلیمات کا موازنہ فرماتے ہوئے ہندو مذہب پر اسلام کی برتری ثابت فرمائی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند ترین مقام۔ جملہ انبیاء پر آپ کی فضیلت اور حضور کے روحانی فیوض تا قیامت جاری رہنے کے متعلق عقلی اور نقلی دلائل کے علاوہ زندہ ثبوت کے طور پر اپنے وجود کو پیش فرمایا ہے۔

چشمۂ معرفت کا پہلا حصہ آریوں کے اعتراضات کے جواب میں ہے اور دوسرا حصہ اس مضمون پر مشتمل ہے جو آریوں کے جلسہ میں پڑھ کر سنایا گیا۔ حضور نے اپنے اس مضمون میں سکھوں کے بانی باوا نانک کے مسلمان ہونے کے ثبوت میں سکھوں کی مستند کتب کے حوالے بھی دئے ہیں۔ جہاں یہ کتاب اسلام کی تائید اور ویدک دھرم کے رد میں ایک بلند پایہ علمی تصنیف ہے وہاں یہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی اسلام کے لئے غیرت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے عشق کی ایک دستاویز ہے۔

یہ کتاب پہلی مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات سے گیارہ روز قبل ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء کو شائع ہوئی تھی۔ اس کے بعد اس کے متعدد ایڈیشن ہندوستان اور پاکستان میں شائع ہو چکے ہیں۔

نظارت تصنیف و اشاعت لٹریچر نے اس کتاب کو اعلیٰ آفسٹ کاغذ پر عمدہ طباعت کے ساتھ شائع کیا ہے قیمت صرف ۲/۵۰

ملنے کا پتہ:۔ **نظارت تصنیف و اشاعت لٹریچر ربوہ**

ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کی غرض

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ہم مسجدیں اس لئے بناتے کہ ہمارا نام بلند ہو بلکہ اس لئے بناتے ہیں کہ **خدا** کا نام بلند ہو۔"

سیدنا حضرت المصلح الموعود نے اللہ تعالیٰ کے نام کو اکناف عالم میں بلند کرنے کے لئے مساجد کی تعمیر کے لئے ایک لائحہ عمل تجویز فرما دیا ہے۔ ہماری جماعت کے تمام عہدیداروں کو چاہیئے کہ اس لائحہ عمل کے مطابق جملہ افراد جماعت کو کماحقہ شمولیت کے لئے تحریک فرماتے رہا کریں تا کہ دنیا کے چپہ چپہ پر مساجد تعمیر ہو کر اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہونی شروع ہو جائیں۔

مبارک ہیں وہ لوگ جو اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ نصرت برائے خواتین میں گیارہویں کلاس کا داخلہ

پنجاب کے تمام بورڈز سے میٹرک کے نتائج کا اعلان ہو چکا ہے۔ اور عنقریب فرسٹ ایئر کے داخلے شروع ہو جائیں گے۔ جامعہ نصرت میں گیارہویں کلاس کا داخلہ ستمبر کے پہلے ہفتہ میں ہو گا۔ معین تاریخ بعد میں دی جائے گی۔ جامعہ نصرت میں تعلیم خالص اسلامی اور پاکیزہ ماحول میں دی جاتی ہے یہ واحد تعلیمی ادارہ ہے جہاں دینوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم لازمی ہے۔ اس کالج کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی اس ادارہ کی نگرانِ اعلیٰ ہیں آپ سٹاف و طالبات کی راہبری و راہنمائی فرماتی ہیں اور دینیات کے سالانہ امتحان آپ کی زیرِ نگرانی منعقد کیے جاتے ہیں اور فرسٹ آنے والی طالبات کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے طلائی تمغہ جات دیئے جاتے ہیں۔ ہر برس طالبات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سکالرشپ انعامی امتحان میں اوّل آنے پر بھی حاصل کرتی ہیں جو سال بھر کی کالج فیس پر مشتمل ہوتا ہے جامعہ نصرت کے نتائج بفضلِ ایزدی ہمیشہ شاندار رہے ہیں۔ گزشتہ برس ایف ایس سی کا نتیجہ سو فیصد تھا اور آرٹس کا ۹۲ فیصد۔ ۲۴ طالبات وظائف کی حق دار قرار دی گئیں۔ سائنس بلاک کی خوبصورت عمارت مکمل ہو چکی ہے۔ لیبارٹریز نہایت عمدہ اور اعلیٰ ساز و سامان سے لیس ہیں۔ تمام سٹاف محنتی ہے۔ اور نہایت توجہ اور محنت سے اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے طالبات علمائے سلسلہ کے لیکچروں سے جو وہ گاہے گاہے مختلف عنوانات پر کالج میں دیتے ہیں مستفید ہوتی ہیں۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی ڈائریکٹرس جامعہ نصرت اکثر طالبات سے خطاب فرماتی ہیں اور مسموم مغربی فضا سے محفوظ رہنے کے لئے جو بیش بہا پند و نصائح فرماتی ہیں وہ طالبات کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوتی ہیں۔ غیر نصابی سرگرمیوں اور کھیلوں میں بھی طالبات نہایت شوق سے حصہ لیتی ہیں۔ پچھلے دو برسوں سے ہماری کھلاڑی طالبات سرگودھا بورڈ سے سپورٹس کی ٹرافی حاصل کر رہی ہیں۔ جامعہ نصرت ہوسٹل میں بورڈرز کی تربیت پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔ طالبات کی نگرانی کے لئے ہمہ وقت سپرنٹنڈنٹ موجود ہے حضرت مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی ان کی تربیت میں عملاً دلچسپی لیتی ہیں۔ اور کالج اور ہوسٹل میں تشریف لا کر اپنی زریں نصائح سے طالبات اور اساتذہ کی رہنمائی فرماتی ہیں۔ ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ ہوسٹل کی طالبات اپنی زندگیوں کو صحیح اسلامی رنگ میں رنگین کریں۔ ماہ رمضان میں درس اور تراویح کے لئے سپرنٹنڈنٹ کی معیت میں طالبات مسجد جاتی ہیں سحری اور افطاری کا تسلی بخش انتظام کیا جاتا ہے۔ ان تمام احباب سے جو بچیوں کو اعلیٰ تعلیم دلوانے کا ارادہ رکھتے ہیں التماس ہے کہ اگر وہ اپنی تعلیم یافتہ بچیوں کو صحیح معنوں میں مسلمان دیکھنا چاہتے ہیں، اور پُرسکون ماحول میں تعلیم دلوانا چاہتے ہیں تو جامعہ نصرت سے بہتر کوئی کالج نہیں۔ داخل ہونے والی طالبات کو مندرجہ ذیل چند ایک امور ذہن نشین کر لینے چاہئیں۔

۱۔ ہر مسلمان طالبہ کے لئے اسلامی پردہ لازمی ہے۔ کالج میں داخل ہونے والی طالبات کے لئے ضروری ہے کہ برقعہ پہن کر آئیں
۲۔ سفید سوتی یونیفارم لازمی ہے۔
۳۔ تمام فرسٹ ایئر کی طالبات کا اردو۔ انگریزی اور دینیات کا امتحان ہو گا۔ یہ ٹسٹ ہر طالبہ کے لئے لازمی ہونگے ان کے نتائج کی بناء پر سیکشن بنائے جاتے ہیں۔
۴۔ الف۔ ایس۔ سی میڈیکل یا نان میڈیکل میں صرف فرسٹ کلاس طالبات داخل کی جائیں گی۔
۵۔ سرگودھا بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے میٹرک پاس کرنے والی طالبات کو متعلقہ بورڈ سے ٹرانسفر سرٹیفکیٹ لانا لازمی ہو گا۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

اعلان نکاح

میرے بڑے لڑکے عزیزم محمد اقبال ڈار ٹیلیویژن انجینئر برمنگھم انگلستان کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ ریحانہ ممتاز بنت ڈاکٹر ممتاز احمد صاحب پیپلز کالونی لائل پور مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر۔ ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور نے بعوض مبلغ بیس ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۶ اگست بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد فضل لائل پور میں فرمایا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے اور سلسلہ احمدیہ کے لئے باعث برکت بنائے۔ آمین۔

(ڈاکٹر) طفیل احمد ڈار A/۸۷ پیپلز کالونی نمبر ۲۔ لائل پور۔

اہل ربوہ کے لئے ضروری اعلان

اہل ربوہ کی سہولت کے لئے سوڈا واٹر کی قیمتوں کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ احباب اس کے مطابق ہی دکاندار کو قیمت ادا کریں۔

۱۔ کوکا کولا ۲۔ فانٹا ۳۔ سپرائٹ جو برف میں لگی ہوں ۷۰ پیسے فی بوتل جو برف میں نہ لگی ہوں ۶۰ پیسے فی بوتل
۴۔ شیزان مینگو جو برف میں لگی ہوں ۶۵ پیسے فی بوتل جو برف میں نہ لگی ہوں ۵۵ پیسے فی بوتل۔
۵۔ لیمن بارلے جو برف میں لگی ہوں ۶۰ پیسے فی بوتل جو برف میں نہ لگی ہوں ۵۰ پیسے فی بوتل
۶۔ سیون اپ جو برف میں لگی ہوں ۷۵ پیسے فی بوتل جو برف میں نہ لگی ہوں ۶۵ پیسے فی بوتل

دکانداران کو بھی ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ یہ نرخ اپنی دکانوں پر آویزاں کریں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

مجالس اطفال کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

۵-۶-۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء

بروز جمعرات جمعہ ہفتہ ربوہ میں منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اطفال زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مرکز کی برکات سے فائدہ اٹھائیں۔ ہر مجلس کم از کم ایک نمائندہ ضرور بھجوائے تمام مجالس کی نمائندگی ضروری ہے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس انصار اللہ ہفتہ تربیت کی رپورٹیں بھجوائیں

مجالس انصار اللہ نے گزشتہ دنوں ہفتہ تربیت منایا۔ اس وقت تک تیس ۳۰ مجالس کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں لیکن مجالس انصار اللہ کی تعداد تو بہت زیادہ ہے کام کرنا بھی بہت ضروری ہے لیکن کام کی رپورٹ مرکز میں بھجوانی بھی از بس ضروری ہے تا مرکز کو علم ہو سکے کہ کام کس حد تک ہوا کس رنگ میں ہوا۔ مجالس انصار اللہ کو یاد رہے کہ ہفتہ تربیت کی رپورٹ بھجوانا بھی ضروری ہے تا کہ مرکز کو یہ علم ہو سکے کہ کس حد تک اس ہفتہ کی افادیت ہوئی۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

نوٹس داخلہ سہ سالہ ڈپلومہ ٹریننگ کورس

(PRECISION AND INSTRUMENT TECHNOLOGY)

کورس اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو گا۔

شرائط: تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (مضامین ریاضی۔ فزکس کیمسٹری اور ڈرائنگ)
عمر:۔ ۱۶ تا ۱۹ مورخہ ۱/۹/۷۲ کو۔

بورڈنگ کی رہائش ضروری ہوگی۔ پراسپکٹس اور مجوزہ فارم داخلہ پرنسپل پاک سوِس ٹریننگ سنٹر کراچی ۳۱ سے چار روپے کا کراسڈ پوسٹل آرڈر بھیج کر حاصل کریں۔ درخواست بنام پرنسپل صاحب مذکور ۲۰/۸/۷۲ تک پہنچ جانی چاہیئے۔

داخلہ کے لئے تحریری امتحان اور انٹرویو میں کامیابی ضروری ہے انٹرویو لاہور اور کراچی میں ہو گا۔

(نظارت تعلیم)

دعائے مغفرت

میرے ماموں جان محترم سید آفتاب حسین بخاری صاحب ابن سید تاج حسین بخاری صاحب مرحوم مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۷۲ء کو علی الصبح H - 7 - 11 لاہور میں وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم نہایت سادہ، ملنسار اور احمدیت کے شیدائی تھے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین

(سید نوید احمد رکن مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ سمن آباد لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر احمدی نوجوان کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ اُسے خدا تعالیٰ نے قصرِ احمدیت کی ایک اینٹ بنایا ہے

دین کی راہ میں قربانی بہترین چیز ہے اور جسے یہ حاصل ہو اس کی قدر دوسروں کی نسبت بہت زیادہ ہونی چاہیئے

(فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ ایک مومن کے ساتھی جب تک زندہ رہتے اور دین کی خدمات سرانجام دیتے ہیں مرنے والے کو اس حیثیت سے جس میں وہ مرا۔ ثواب ملتا رہتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ سبق دیا ہے کہ ایسے موقعہ پر جو شہادت پا جائیں ان کو زندہ رکھنا ضروری ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہید کی یہ تعریف کی ہے کہ وہ بہت جلد اعلیٰ مدارج حاصل کر لیتا ہے اس لئے نہیں کہ تھوڑی خدمت کے بدلہ میں اسے اعلیٰ مدارج حاصل ہو جاتے ہیں بلکہ اس لئے کہ تھوڑے دن خدمت کر کے وہ اسی راہ میں جان دے دیتا ہے۔ اگر وہ زندہ رہتا تو اس کے نیک اعمال کا تسلسل جاری رہتا۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنے منشاء کے ماتحت اسے توڑا۔ اور اسے شہادت دے دی تا کہ بعد کے آنے والے زندہ رہیں۔ اس وجہ سے خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے والوں کے اعمال جاری رہتے ہیں۔ وہ جن کے ساتھ زندگی میں مل کر کام کرتے تھے۔ ان کے اعمال جس قدر ثواب کے مستحق ہوں گے۔ اسی قدر ثواب شہادت پانے والوں کو بھی ملے گا۔ یعنی جس درجہ اور جس درجہ کی قربانی کرنے والا کوئی شہید ہوگا۔ اسی درجہ کے مطابق اسے انعام ملیں گے۔ اور موت اس سے اس کو محروم نہیں کر سکے گی۔ دیکھو بعض صحابہ ایسے تھے کہ انہیں اسلام لائے دو چار ہی دن گزرے تھے کہ لڑائی میں شہادت پا گئے کیا ان کے اعمال ختم ہو جائیں گے ہرگز نہیں۔ بلکہ ان کو اس وقت تک وسعت دی جائے گی جب تک کہ ان کے ساتھ کے صحابہ زندہ ہیں۔

غرض دین کی راہ میں قربانی بہترین چیز ہے اور جنہیں یہ حاصل ہو ان کی قدر دوسروں کی نسبت بہت زیادہ ہونی چاہیئے۔ قرآن کریم نے ایسا ہی کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ آپ دعا کیا کرتے تھے کہ مجھے شہادت حاصل ہو۔ اور مدینہ میں ہی ہو۔ آخر انہیں حاصل ہو گئی اور مدینہ میں ہی حاصل ہوئی۔ مگر تعجب ہے ان جیسے انسان نے یہ دعا کس طرح کی۔ مدینہ میں انہیں شہادت ملنے کے یہ معنے تھے کہ دشمن مدینہ پر حملہ کرے اور وہ اس قدر غلبہ پالے کہ مسلمانوں کے خلیفہ کو قتل کر دے۔ مگر باوجود اس کے حضرت عمرؓ شہادت کیلئے دعا کیا کرتے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایسا درجہ ہے کہ بڑے بڑے جلیل القدر صحابہؓ اس کی تمنا کیا کرتے تھے یہ روح اور یہ ولولہ ہر احمدی کو اور خاص کر ہر احمدی نوجوان کو اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے۔ اور ایک ایک طالب علم کے ذہن نشین یہ بات کر دینی چاہیئے کہ اصل چیز جس کا قائم رہنا ضروری ہے۔ وہ اسلام اور احمدیت ہے۔ ہر احمدی قصرِ احمدیت کی اینٹ ہے اور اگر کسی وقت کسی اینٹ کو اس لئے توڑ کر پھینکنا پڑے کہ قصرِ احمدیت کے لئے یہی مفید ہے تو اسے اپنی انتہائی خوش قسمتی سمجھنا چاہیئے۔ دیکھو اینٹ جب تک مکان کی دیوار میں لگی رہے صرف اینٹ ہے لیکن مکان میں اگر کسی جگہ سوراخ ہو جائے جس میں سے پانی اندر آنے لگے اور اس وقت ایک نکال کر اسے پیسا جائے اور اس طرح مسالہ بنا کر سوراخ کو بند کر دیا جائے تو وہ اینٹ مکان بن جائے گی اسی طرح جو شخص قوم کے لئے فنا ہو جاتا ہے وہ ثابت کر دیتا ہے کہ اس نے قوم کے لئے قربانی کی۔ اور جو قوم کو فائدہ پہنچانے کے لئے اپنے آپ کو قربان کر دیتا ہے وہ خود نہیں رہتا۔ بلکہ قوم بن جاتا ہے یہی وہ روح ہے جو ہر احمدی نوجوان کے دل میں پیدا کرنی چاہیئے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ جن میں یہ روح پیدا ہو جاتی ہے وہ معمولی انسان نہیں رہتے۔ ان کے چہروں سے، ان کی باتوں سے اور ان کے اعمال سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زندہ انسان نہیں بلکہ مجسم موت ہیں بدر کے موقعہ پر جب کفار نے اسلامی لشکر کا جائزہ لینے کے لئے آدمی بھیجے تو انہوں نے کہا کہ سواریوں پر ہمیں آدمی نظر نہیں آتے بلکہ موتیں نظر آتی ہیں۔ ان سے نہیں لڑنا چاہیئے۔ ورنہ ہماری خیر نہیں۔ جب نوجوانوں میں یہی روح نظر آ جائے گی اور ہم دیکھیں گے کہ وہ اسلام کے لئے قربان ہونے کے منتظر بیٹھے ہیں بلکہ پرندے جیسے اس بات کے منتظر ہیں کہ کب شکار کی چڑیا آئے اور وہ اس پر جھپٹ پڑیں اس دن ہم سمجھیں گے کہ تحریک جدید کا بورڈنگ بنانے کا جو مقصد تھا وہ حاصل ہو گیا۔" (الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۴۶ء)

ربوہ میں پچیسویں یوم آزادی کے موقعہ پر ہفتہ تقریبات کا انعقاد

کھیلوں کے ہفتہ کا افتتاح

ربوہ ۸ اگست۔ مجلس صحت ربوہ کے زیر اہتمام آج پروگرام کے مطابق ربوہ میں کھیلوں کے ہفتہ کا افتتاح ہوا۔ اس کے لئے ڈویژنل سپورٹس آرگنائزر سرگودھا مکرم سید اعجاز حسین صاحب گیلانی سرگودھا سے تشریف لائے جن کے ہمراہ ڈسٹرکٹ سپورٹس آرگنائزر بھی تھے۔ باسکٹ بال کی گراؤنڈ میں تمام کھیلوں کی ٹیمیں موجود تھیں۔ افتتاح سے پہلے باسکٹ بال کی دونوں ٹیمیں میدان میں نکلیں اور تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب نے ربوہ میں باسکٹ بال اور کھلاڑیوں کا تعارف کروایا اور مہمانِ خصوصی کی آمد کی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے خوش آمدید کہا۔ اور پھر مہمان خصوصی نے کھیلوں کے سلسلے میں ہر طرح تعاون اور مدد کرنے کا وعدہ کرتے ہوئے افتتاح کا اعلان کیا۔ اس کے بعد باسکٹ بال کا ایک نمائشی میچ ہوا۔ اس موقعہ پر اہل ربوہ کے علاوہ محترم میاں محمد ابراہیم صاحب وائس پریذیڈنٹ باسکٹ بال سرگودھا ڈویژن اور مکرم چوہدری بشیر احمد خان صاحب کنوینر مجلس صحت بھی موجود تھے۔ ہفتہ کے بقیہ پروگرام روزانہ ½۵ بجے مختلف مقامات پر حسب اعلان ہو رہے ہیں اختتامی تقریب انشاء اللہ ۱۴ اگست کو ہوگی۔

(سیکرٹری انتظامیہ کمیٹی ہفتہ تقریبات)

وکیل المال اول کی ڈاک

دفتری خط و کتابت پر مشتمل بعض لفافوں پر خاکسار کا ذاتی نام بھی لکھ دیا جاتا ہے۔ اس لئے اطلاعاً تحریر ہے کہ خاکسار انشاء اللہ ۱۵ اگست ۷۲ء تا ۱۴ ستمبر ۷۲ء ایک ماہ کی رخصت پر ہوگا۔ دفتری خط و کتابت ذاتی نام پر نہ فرمائی جائے البتہ نجی امور سے متعلق لکھنے والے احباب رخصت کے ایام میں حسب ذیل پتہ پر یاد فرمائیں تو مناسب ہوگا۔ (خاکسار بشیر احمد۔ بشارت منزل ۲۸/۴ دارالرحمت شرقی ربوہ۔ ضلع جھنگ)

کلیۃ الطب (طبیہ کالج) میں داخلہ شروع ہے

۱۔ میٹرک پاس طلباء کے لئے نادر موقعہ ہے۔ نصاب تعلیم چار سالہ ہے۔ ہر سال امتحان بورڈ لیتا ہے۔ آخری امتحان کے بعد فاضل الطب والجراحت کی ڈگری ملتی ہے۔
۲۔ ہوسٹل کا انتظام ہے۔
۳۔ مفصل معلومات دفتر طبیہ کالج سے حاصل کریں۔

(پرنسپل کلیۃ الطب (طبیہ کالج) ربوہ)

مکتبہ فیضِ عام ربوہ

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان

پہلے پانچ پارے بطرز یسّرنا القرآن

سائز ۲۰×۳۰/۱۶

کاغذ اعلیٰ۔ طباعت عمدہ

۲۵ روپے فی سینکڑا کے حساب سے طلب فرمائیں

ہدیہ فی پارہ ۳۰ پیسے ہوگی

فرنگرینٹ انٹی پمپل کریم

کیل۔ پھنسیاں۔ داغ۔ دھبے
دور کرنے کے لئے مفید ہے۔ ۳/-

المنار دواخانہ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴